السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

لولاک لما خلقت الافلاک (ترجمہ) : اے محمد اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو جہانوں کو ہی پیدا نہ کرتا۔ یہ روایت عام طور پر کئی علماء حضرات بیان کرتے ہیں۔ اس کی تحقیق درکار ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

یہ روایت موضوع ہے جیسا کہ امام صنعانی نے اپنی کتاب الاحادیث الموضوعۃ ص ۵۲ رقم ۸۰ میں اور علامہ عجلونی نے کشف الخفائ ۲/۱۶۴ میں اور امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعۃ ۳۲۶ میں ذکر کیا ہے۔

ملا علی قاری کا یہ کہنا کہ حدیث کا معنی صحیح ہے اور اس کی تائید کے لئے دیلمی کی روایت اور ابنِ عساکر کی روایت لولاک ما خلقت الدنیا پیش کرنا حقیقت کے خلاف ہے۔

کیونکہ یہ روایات تب تائید میں پیش کی جا سکتی تھیں جب یہ پایہ ثبوت کو پہنچتیں جبکہ بلاشک وشبہ یہ روایات بھی ثابت نہیں۔ ابن عساکر والی روایت کو سیوطی اور ابن الجوزی نے موضوع قرار دیا ہے۔ اسی طرح دیلمی والی روایت کو بھی علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

قرآن مجید میں تو اللہ تعالیٰ نے جن وانس کی پیدائش کی حکمت بیان کی کہ :

"جن وانس کی پیدائش کا مقصد صرف یہ ہے کہ وہ میری عبادت کریں" (الذاریات : ۵۶)

گویا اس مقصد کے علاوہ اللہ نے جن وانس کی پیدائش کوئی اور مقصد نہیں بتایا کہیں یہ ثابت نہیں کہ اللہ نے یہ سب کچھ اس لئے پیدا کیا یا اس کے لئے پیدا کیا۔

پھر لطف کی بات ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس حدیث کو چرا کر اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۹ پر لکھا ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ان الفاظ کے ساتھ مخاطب ہوا ہے لولاک لما خلقت الافلاک۔

سوچئے! اب کائنات کی تخلیق کی وہ حکمت تسلیم کی جائے گی جو قرآن میں ہے یا وہ جو اس موضوع من گھڑت اور جھوٹی روایت میں ہے؟

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ